آصف علی احمد
Research Scholar, Department of Persian, University of Kashmir

معاصر فارسی ادب کے آبشار: ایک تجزیاتی جائزہ

''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' ڈاکٹر محمد افروز عالم کی محنتوں کا ثمرہ ہے جس میں استاد نے ایک ایرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد جعفر یاحقی کی کتاب ''جو ئبار لحظه ها'' کا ترجمہ نہایت ہی دلکش انداز اور سادہ انداز میں کیا ہے۔ یہ کتاب جدید فارسی ادب کی تاریخ کا ایک اہم اور قیمتی خزانہ ہے جو ڈاکٹر یاحقی صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ ہے جس کو انھوں نے فارسی زبان وادب سے وابستہ اساتید، محققین اور دیگر طلباء کے علم و ادب میں اضافہ کے لیے تالیف کر کے منظر عام پر لایا ہے۔ لیکن یہ کتاب اتنی مشکل عبارت اور طویل جملات میں لکھی گئی ہے کہ ایران سے باہر کے فارسی ادب سے وابستہ طلباء کی فہم وادراک سے بالاتر ہے کیونکہ اس کی عبارت نہایت دقیق انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس لیے اس کتاب کے ترجمے کی ضرورت لاحق ہوئی اور بیشتر طلباء اور دیگر ایرانی ادب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے بارہا اصرار پر کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ فارسی سے وابستہ ایک استاد ڈاکٹر محمد افروز عالم نے جہان فارسی ادب میں ایک درخشندہ ستارے کی مانند نمودار ہو کر اس دقیق و دشوار عبارت کو اپنی زندگی کے قیمتی تین سال صرف کر کے اس کتاب کا ترجمہ ''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' کے نام سے عرشیہ پبلیکیشنز دہلی سے شائع کروا کر تشنگان ادب کی پیاس بجھانے کی بے پایان کوشش کی ہے۔

جیسا کہ استاد محترم نے کتاب کے مقدمے میں خود لکھا ہے کہ کتاب کے ترجمے کے لیے مؤلف سے اجازت لینی پڑی تو ایران کلچر ہاوس نئی دہلی میں مرکز تحقیقات فارسی کے رئیس جناب احسان اللہ شکر اللہ کے ذریعہ مؤلف سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے اجازت طلب کی۔ اس کے بات استاد محترم نے اپنی مساعی جمیلہ سے اس عظیم کام کو انجام دے کر فارسی ادب کی خدمات میں اضافہ کیا، جس کے اجراء کی رسم شعبہ فارسی، کشمیر یونیورسٹی میں دیگر شعبہ جات کے اساتید اور دانشگاہ کشمیر کی دیگر برجستہ شخصیات کی موجودگی میں ادا کی گئی۔

کتاب ''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' نہایت ہی سادہ اور اور عام فہم زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے جس میں عصری بیداری سے لے کر کتاب کی تالیف تک کے باحیات قلمکاروں، ادیبوں اور جدید دور کے شعراء اور فارسی ادب کی پیش رفت میں رونما تبدیلیوں اور ایران میں یورپی تمدن وتہذیب کے قیام اور ہر قسم کی دیگر جدیدیت کا ذکر نہایت ہی مفصل انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب سات مختلف ابواب پر مشتمل ہے کتاب کا پہلا باب بیداری کے بعد کا ادب، دورہ بیداری کے اشعار کی خصوصیات و ماہیت، مظفر الدین شاہ قاچار کا مشروطیت کے فرمان دستخط ایران اور روس کے معائدے ترکمن چاے اور گلستان کے نقصانات، عصر بیداری کے شعراء، اس دور کے اشعار کی ماہیت، اس دور کے روزناموں اور اس دور کے کچھ نامور شعراء جیسے فرخی یزدی شاعر نستودہ، لاہوتی شاعر آوارہ از وطن وغیرہ جیسے مضامین کا ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں نیمایوشیج کے دور اشعار یعنی اشعار میں تبدیلی کا دور ہے، شعر نیمائی کی تاریخی دورہ بندی، تقی رفعت کی پیش قدمی، افسانہ کب اور کیسے، نیما کی نظر میں تبدیلی کا مفہوم، عصر نیمائی کے دوسرے دور کا ادبی جریان، احمد شاملو اور شعر منثور، ملتزم ادبیات، مقاومتی ادبیات، دورہ بیداری کے سیاسی و سماجی روزناموں اور جرائد اور دیگر برجستہ شعراء بہار مشہدی، فروغ فرخ زاد، شمس کسمائی، گلستان فریدون تولّلی اور پروین اعتصامی وغیرہ کے احوال وآثار کو فارسی نمونوں کے پیش نظر مفصل بحث کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں عصر انقلاب کی ادب اور اشعار کی خصوصیات درج ہیں۔ چوتھے باب میں معاصر داستانی ادب، ترجمہ اور فارسی سادہ نویسی میں اس کی اہمیت، ناول نویسی کا آغاز، داستان نویسی اور اس کا آغاز، داستان کوتاہ اور ناول میں فرق، ایران میں بچوں کے نئے ادب پر سرسری نظر، عصر انقلاب کے داستانی ادب اور اس کے بعد مختلف قلمکار، ادیب اور شعراء جیسے جمالزادہ، صادق ہدایت، صادق چوبک، م۔بہ۔آذین، جلال آل احمد، سیمین دانشور، غلام حسین ساعدی، محمود دولت آبادی، گوہر مراد، احمد محمود، ھوشنگ گلشیری وغیرہ اور بعض دوسری تخلیقات جو یورپی زبانوں میں تصنیف ہوئیں ان کے فارسی میں ترجمے آسان زبان میں ہوئے، اس طرح اس کتاب میں دور جدید کے تمام موضوعات کے الگ الگ بیان کیا ہے۔

پانچویں باب میں مقالہ نگاری اور دانشگاہی فارسی، متنوں کی تصحیح اور لفظ شناسی، سرہ نویسی اور

پاک زبان، فارسی وعربی رسم الخط اوراس کی تبدیلی اوران مندرج عنوان کے تحت قلمکاروں کے احوال اور ان کے تخلیقی کارنامے اوران کی اہمیت کو بیان کیا ہےاس باب میں تمام رسائل، روزناموں ہفت ناموں، ماہناموں اور دیگر اخبارات جوایران کی سیاسی اور سماجی بیداری کے لیے ایرانی دانشگاہوں سے چھپتے تھے اور زبان وادب کی پیش رفت کے لیے مقالا جات لکھے جاتے تھے،مؤلف نے تمام دیگر مضامین میں ایران کی سیاسی بیداری کی تحریک اور ایرانی جدیدیت جیسے عنوانات کو بیان کیا ہے۔

چھٹے باب ایران معاصر میں عورتوں کے ادب اور ان کا مردوں کے مدمقابل ادب کے میدان میں کھڑے ہوکر جواب دینا اور مردوں کی جانب سے عورتوں پر لگاے گئے الزامات کے جواب میں مردوں کی آثار کے جواب میں اپنی تخلیق جیسے معائب الرجال لکھ کر اپنا کردار ظاہر کرنا اور اپنی فعالیت کو مردوں کے سامنے تیز کرنا اوراس بات کوواضح کرنا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہیں،اوراس کے علاوہ اس باب میں عورتوں کے میدان میں آنے کے اسباب کو بیان کر کے ایران کی چند برجستہ ترین عورت شاعروں جیسے پروین اعتصامی، خانم فروغ فرخزاد،صفیہ گلرخسار وغیرہ کی معاشرے سے باہر نکل کر ادبی میدان میں اپنی فعالیت کو تیز کر کے سماج کی عورتوں کو ترقی کی راہ پر لانے کی سعی کرنا وغیرہ قابل ذکر ہے۔اس طرح یہ باب عورتوں کے ادب پر لکھا گیا ہے۔

ساتواں باب ان تمام ابواب سے منفرد ہے کیونکہ اس باب میں مؤلف نے ایران سے خارج دیگر مما لک کے فارسی ادب کی فعالیت کو بیان کیا ہےاور فارسی ادب کی خصوصیات کے ساتھ ساتھ اس کی تبدیلی اور پیش رفت اور چند دوسرے برجستہ شخصیات، ادباءوشعراء جیسے محمد شفعی رہگذر صدرالدین تاجیکی ادب کے بنیادگزار، ابوالقاسم لاہوتی، جلال الدین اکرامی، رحیم جلیل، فاتح نیازی، میر سعید میر شکر، میرزا تورسون زادہ، صابر بازار، لائق شیر علی اور صفیہ گلرخسار وغیرہ جنھوں نے فارسی زبان وادب میں نہایت ہی اہم کردار ادا کیا ہے۔اس طرح یہ کتاب ایران کے جدید ادب میں کافی اہمیت کی حامل ہےاور فارسی زبان وادب کے طالب علموں کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔

''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' جدید ایرانی ادب میں کی نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس میں مولف نے ایران میں انقلاب اسلامی کی تحریک اور بیداری سے بعد کے تمام جدید ادب سے وابستہ تمام موضوعات کو زیر بحث لایا ہے۔میری نظر میں اس سے پہلے کوئی بھی کتاب اس سبیل کی جو اپنے

اندر تمام جدید وقائع اور موضوعات اپنے اندر سموئے ہوئے ہو نہیں گزری۔ دورہ بیداری کے بعد سے لے کر کتاب کی طباعت تک تمام قلمکاروں، داستان نویسوں، ناول نویسوں، ڈرامہ نگاروں اور شعر نیمایی کے نمائندہ شاعروں اور اس طرز کے تمام شعراء جنہوں نے کلاسیکی روش کو ترک کر کے شعر نو کے میدان میں قدم رکھا، تمام کے احوال و منثور و منظوم تخلیقات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فارسی ادب کی تبدیلیوں کے اسباب، قدیم کلاسیکی ادب کی قید و بند سے باہر نکل کر اپنے تخیلات و نظریات کو منظر عام پر لانے کی کاوشوں اور داستانوں اور دیگر تخلیقات کے موضوعات کو بیان کیا ہے تا کہ قارئین کی دلچسپی میں اضافہ ہو۔

''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' کے محاسن و معایب:

مترجم ڈاکٹر محمد افروز عالم دانشگاہ کشمیر میں شعبہ فارسی میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، آپ نے اس عظیم کام کو اپنی مصروفیت کے باوجود پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ مترجم ڈاکٹر محمد افروز عالم کے علم میں بے پایاں ترقی عطا فرمائے تا کہ فارسی ادب کے طلباء کی آسانی کے لیے اس طرح کے عظیم کام انجام دیتے رہیں۔ استاد محترم نے کتاب ''جوئبار لحظه ها'' جو نہایت مشکل عبارت میں لکھی گئی ہے اس کو اردو زبان میں ''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' کے نام ترجمہ کر کے مشکلات کو آسان کر دیا۔

محاسن:

۱۔ مترجم نے کتاب ''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' کو نہایت عام فہم اور عمومی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

۲۔ مترجم نے اصل کتاب میں مندرج شمسی و قمری تواریخ کے علاوہ عیسوی تواریخ کا اضافہ کیا ہے۔

۳۔ اصل فارسی کتاب میں مندرج غیر ایرانی فارسی قلمکاروں کے فارسی ناموں کے ساتھ انگریزی ناموں کا بھی اضافہ کیا ہے۔

۴۔ معاصر فارسی ادب میں مندرج فارسی، اردو اور انگریزی نمونوں کو الگ الگ اسٹائل میں تحریر کیا ہے تا کہ ہر زبان میں تفاوت برقرار رہے۔

۵۔ مترجم نے کتاب کا نام بھی نہایت دلچسپ منتخب کیا ہے۔

۶۔ کتاب ''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' کی جلد اور صفحات بھی عمدہ ہیں جو قارئین کی دلچسپی میں خاطر خواہ اضافہ کرتے ہیں۔

۷۔''معاصر فارسی ادب کے آبشار'' میں اردو ترجمہ شعراء کے منشور اور منظوم نمونوں کو فارسی میں رکھا گیا ہے۔

۸۔ یو۔جی۔سی۔کے امتحان جیسے نیٹ، سیٹ اور جے۔آر۔ایف کے لیے بہت اہم کتاب ہے۔

۹۔ مترجم نے اصلی کتاب سے کوئی بھی عبارت حذف نہیں کی اور اصلی کتاب میں مندرج کتابیات اور فوٹ وغیرہ کو اصلی حالت میں اپنے ترجمہ یعنی معاصر فارسی ادب کے آبشار میں درج کیا ہے اور ان میں کوئی بھی تبدیلی نہیں لائی۔

معائب:

ا۔معاصر فارسی ادب کے آبشار میں کہیں کہیں ٹائپنگ میں غلطی رہ گئی ہیں۔

مشورہ:

مترجم سے مودٔبانہ درخواست ہے کہ وہ دوسری ایڈیشن میں ان تمام غلطیوں کو جو ٹائپنگ میں رہ گئی ہیں درست کرکے چھپوائیں۔

المختصر یہ کتاب فارسی ادب کے تمام اسکالرز اور اساتید کے لیے نہایت سودمند ہے کیونکہ جدید فارسی ادب کے لحاظ سے اردو زبان میں کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ہے۔اس کے علاوہ جدید ایرانی ادب سے وابستہ یو۔جی۔سی نصاب کی تکمیل کے لیے نہایت ہی کارگر ثابت ہوسکتی ہے۔

☆☆☆